بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۰/۲۵	۴ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ۲۸ وفا ۱۳۵۰ ہش ۲۸ جولائی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نجات اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے اسی کا فضل ہو تو ہمیں اعمال صالح کی توفیق ملتی ہے

خدا کا یہ فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے اور دُعا کی توفیق پانا بھی اسی کے فضل سے ہے

"نجات کے متعلق جو عقیدہ قرآن شریف سے مستنبط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نجات نہ تو صوم سے ہے نہ صلوٰۃ سے نہ زکوٰۃ سے اور صدقات سے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ جس کو دُعا حاصل کرتی ہے۔ اسی لئے اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سب سے اوّل تعلیم فرمائی ہے کیونکہ جب یہ دُعا قبول ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے جس سے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے جب انسان کی دُعا جو سچے دل اور خلوص نیت سے ہو قبول ہوتی ہے تو پھر نیکی اور اس کے شرائط ساتھ خود ہی مرتب ہو جاتے ہیں۔

اگر نجات کو محض اعمال پر منحصر کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور دُعا کو محض بے حقیقت سمجھا جاوے جیسا کہ آریہ سماج کا عقیدہ ہے تو یہ ایک باریک شرک ہے کیونکہ اس کا مفہوم دوسرے لفظوں میں یہ ہوگا کہ انسان خود بخود نجات پا سکتا ہے اور اعمال اس کے اپنے اختیار میں ہیں جن کو وہ خود بخود بجا لاتا ہے تو اس صورت میں نجات کی کلید انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوئی اور خدا تعالیٰ سے نجات کا کچھ تعلق اور واسطہ نہ ہوا گویا وہ خود کوئی چیز نہ ہوا۔ اور اس کا عدم وجود برابر ٹھہرا (معاذ اللہ) مگر نہیں ہمارا یہ مذہب نہیں ہے۔ ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ نجات اس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمال صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کا فضل دُعا سے حاصل ہوتا ہے لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت۔ توکل۔ تبتّل۔ سوز وگداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرلے۔ جب اس قسم کی دُعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمال صالحہ کی رُوح ہیں ہمارا نجات کے متعلق یہی مذہب ہے۔

چونکہ نجات کوئی مصنوعی اور بناوٹی بات نہیں کہ صرف زبان سے کہہ دینا اس کیلئے کافی ہو کہ نجات ہوگئی اس لئے اسلام نے نجات کا یہ معیار رکھا ہے کہ اس کے آثار اور علامات اسی دُنیا میں شروع ہو جائیں اور بہشتی زندگی حاصل ہو لیکن یہ صرف اسلام ہی کو حاصل ہے باقی دوسرے مذاہب نے جو کچھ نجات کے متعلق بیان کیا ہے وہ یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مبطل ہے بلکہ فطرت انسانی کے خلاف اور عقلی طور پر بھی ایک بیہودہ امر ثابت ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۰-۸۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں تشریف رکھتے ہیں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۷ وفا حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "سخت درد کمر اور گُردوں کی جانب اکڑاؤ کی تکلیف ہے"۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا تحریر فرماتی ہیں:۔

"میں انشاء اللہ ۵-۶ دن تک غالباً یکم اگست کو پشاور جا رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سفر کو ہر طرح بخیر فرمائے۔ یہاں۔ وہاں سب خیر رکھے ڈاک جمع ہو رہی ہے کوئی خط ابھی لکھا نہیں جاتا۔ نہ کوئی لکھنے والا ہے نہ لکھوانے کی طاقت نہ فرصت۔ دعا سب کے لئے کرتی ہوں بفضلہٖ و بعونہٖ تعالیٰ۔ والسلام

مُبارکہ"

۲۲ وفا کو بعد نماز عصر مسجد ناصر ربوہ میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے مکرم کریم اللہ صاحب ناصر ابن محترم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم ایس سی کا نکاح امۃ الوہاب برکات صاحبہ دختر محترم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیز رفیق احمد کو جو آجکل جرمنی میں ہیں ۱۳ جولائی ۱۹۷۱ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ یہ ان کا پہلا بچہ ہے نومولود شیخ بشیر احمد صاحب آف کوئٹہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے اور صحت و عافیت والی لمبی عمر سے نوازے آمین۔

کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان ربوہ)۔

نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت

ہمارے پہلے ڈاکٹر نائیجیریا پہنچ گئے

مکرم امیر صاحب نائیجیریا کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخریت نائیجیریا پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ ڈاکٹر صاحب موصوف وہاں احمدیہ ہیلتھ سنٹر قائم کریں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی جملہ مشکلات دور فرمائے اور وہاں کے رہنے والوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کے ساتھ ساتھ اپنے ملک پاکستان کے نام کو بھی روشن کرنے کی توفیق پائیں۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ وفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں اسلامی تہذیب کے غالب آنے کی پیشگوئی

گزشتہ شماروں میں ہم مغرب کی سر تا سر مادی تہذیب اور اس کی ہلاکت آفرینیوں کا ذکر کرنے کے بعد مشہور امریکی رسالہ "دی پلین ٹروتھ" کے حوالہ سے واضح کر چکے ہیں کہ مغربی تہذیب اب اپنے انجام کو پہنچنے والی ہے کیونکہ وہ تمام خرابیاں اور اخلاقی فساد و بگاڑ کی وہ تمام کیفیتیں جو یونان اور روما کی مادی تہذیبوں کو لے ڈوبی تھیں اس تہذیب میں بھی رونما ہو چکی ہیں اور اب یہ کالعدم ہوا ہی چاہتی ہیں۔

مغرب کے دانشور تو اب آکر مغربی تہذیب کے نابود ہو جانے سے متعلق اپنے اندیشوں اور خدشات کا اظہار کرنے لگے ہیں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۶۶ سال قبل ہی اس تہذیب کے مٹنے اور اس کی بجائے دُنیا میں اسلامی تہذیب کے غالب آنے کی نہایت واضح الفاظ میں پیشگوئی فرما دی تھی چنانچہ ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء کو آپ کی مجلس میں مغربی تہذیب کا ذکر آیا تو آپ نے اس تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں کے بالمقابل اسلام کی سچی اور حقیقی تہذیب کا نہایت دلکش الفاظ میں ذکر فرمایا اور ساتھ ہی نہایت زور دار الفاظ میں یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ مغربی تہذیب کا مٹنا اور اس کی بجائے اسلامی تہذیب کا غالب آنا آسمان پر مقدر ہو چکا ہے جب مغربی تہذیب کا ذکر آیا تو آپ نے اس سر تا سر مادی نظریۂ حیات پر مبنی تہذیب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تہذیب بھی ان کا (یعنی اہل مغرب کا۔ ناقل) اپنا بنایا ہوا ایک لفظ ہے جس کے معنے ان کی اصطلاح میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ رسموں کو توہین سے دیکھے اور دُنیا پرستی اور دہریہ پن کی طرف جھک جائے ... ان کے نزدیک دُنیا کے جوڑ توڑ، ہر قسم کے مکر و فریب کا نام تہذیب ہے۔ یہ تہذیب ان کے ہی نصیب رہے ہم اس کو لینا نہیں چاہتے چند بے ہودہ رسوم و عادات کا نام جو اخلاق سے گری ہوئی ہیں تہذیب نام رکھتے ہیں ... ان لوگوں کے نزدیک تہذیب اس کا نام ہے کہ انسان دُنیا کا کیڑا بن جاوے، خدا تعالیٰ کو بھول جاوے اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جاوے۔ ... یہ دُنیا کے کیڑے ہیں اباحت سے ملی ہوئی باتوں کو نام تہذیب قرار دیتے ہیں"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۲۷-۴۲۸)

مغربی تہذیب اور اس کے زیر اثر پروان چڑھنے والے گھناؤنے معاشرہ کا ذکر فرمانے کے بعد حضور علیہ السلام نے اسلام کی پیش کردہ حقیقی تہذیب کا ذکر بھی کیا چنانچہ اس ضمن میں فرمایا:۔

"سچی تہذیب وہ ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی جس کے ذریعہ سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور انسان اور حیوان میں فرق معلوم ہوتا ہے اور انسان کو سفلی زندگی سے دل سرد ہو کر، عالم جاودانی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے ... خدا تعالیٰ کے نزدیک تہذیب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ ہو جائے اور اس کی عظمت اور ہیبت دل میں بیٹھ جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے ... اگر یہ تہذیب کسی کو نہیں ملی تو اسے تہذیب سے کوئی حصہ ہی نہیں ملا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۲۷-۴۲۸)

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ حضور کے نزدیک سر تا سر مادی نظریۂ حیات پر مبنی مغربی تہذیب سرے سے تہذیب کہلانے کی ہی مستحق نہیں ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں اباحتی زندگی پر مشتمل جو معصیت نواز اور گھناؤنا معاشرہ پروان چڑھتا ہے وہ انسان کو شرف اور بزرگی کے خداداد مقام سے گرا کر حیوان بنا کر رکھ دیتا ہے۔ انسان اور حیوان میں کوئی فرق باقی ہی نہیں رہتا۔ اس کے بالمقابل نہایت درجہ متوازن روحانی نظریۂ حیات پر مبنی اسلام کا پیش کردہ تہذیبی نظام ایک ایسا اعلیٰ و ارفع نظام ہے جس کے نتیجہ میں انسانی شرف و مجد کو اس حد تک علو و ارتفاع نصیب ہوتا ہے کہ انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ فرشتے اس سے مصافحہ کریں اور خدا اُسے اس حد تک اپنا قرب عطا کرے کہ خود اس سے ہمکلام ہو۔ گویا مغربی تہذیب سراسر حیوانیت کی آئینہ دار ہے اور اسلامی تہذیب انسانیت کے علو و ارتفاع کی ضامن۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اسلام کو از سر نو دنیا میں غالب کر دکھانا تھا اس لئے آپ نے جہاں ادیان باطلہ کی فرمانروائی ختم ہونے اور اسلام کے غالب آنے کی پیشگوئی فرمائی وہاں ساتھ ہی آپ نے عیسائیت کی کوکھ سے جنم لینے والی مغربی تہذیب کے بہر طور مٹنے اور اسلامی تہذیب کے دنیا میں غالب آنے کی بشارت سے بھی نوازا۔ چنانچہ آپ نے اسی مجلس میں جس میں آپ نے مغربی تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں کا ذکر فرما کر اس کے بالمقابل اسلامی تہذیب کے محاسن اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی تھی ساتھ ہی نہایت واضح الفاظ میں یہ بھی فرمایا کہ مغربی تہذیب اب دُنیا سے مٹ کر رہے گی اور اس کی بجائے اسلامی تہذیب دُنیا میں غالب آئے گی۔ وہ خدا جس نے اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے وہ ایسے حالات پیدا کرے گا کہ یہ تہذیب مٹتی اور اسلامی تہذیب غالب آتی چلی جائے گی چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے جس تہذیب کے پھیلنے کا ارادہ فرمایا ہے اسے اب کوئی روک نہیں سکتا۔ جیسے جب کوئی بڑا بھاری سیلاب آتا ہے تو اُس کے آگے کوئی بند نہیں لگا سکتا۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس سیلاب سے بھی بڑھ کر زبردست ہے۔ کون ہے جو اس کے آگے بند لگائے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دُنیا میں سچی تہذیب اور روحانیت پھیلے اور یہ اس کے بالمقابل عیسائیت کے گندے خیالات (یاد رہے مغربی تہذیب نے عیسائیت کی کوکھ سے ہی جنم لیا ہے ناقل) پھیلانا چاہتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ سے ان کی لڑائی ہے۔ معلوم ہو جائیگا کہ اس کا انجام کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ وہ خدا ہے جس نے زمین و آسمان بنایا ہے۔ وہ چاہے تو نئے سرے سے اس زمین و آسمان کو بنا سکتا ہے۔ اب اسی کا کام ہے کہ وہ دنیا پر اثر ڈال دے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم حاشیہ ۴۲۹)

الغرض یہ ایک خدائی تقدیر ہے جسے دُنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی کہ عیسائیت کے ساتھ اس کی کوکھ سے جنم لینے والی مغرب کی مادی تہذیب بھی دنیا سے مٹے گی۔ اس کے مٹنے اور کالعدم ہونے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں اور وہ اتنے نمایاں ہوتے جا رہے ہیں کہ خود مغرب کے دانشوروں نے اس تہذیب کے بالآخر مٹنے پر ابھی سے واویلا شروع کر دیا ہے۔ اس کی بجائے یقیناً دُنیا میں اسلامی تہذیب ہی غالب آئے گی اسلامی تہذیب کو دنیا میں غالب کرنے سے متعلق خدا تعالیٰ کا ارادہ بڑے سے بڑے سیلاب سے بھی بڑھ کر زبردست ہے۔ جس طرح ایک بڑے سیلاب کے آگے کوئی بند نہیں لگا سکتا اسی طرح خدائے قادر و توانا کے اس ارادے کے پورا ہونے میں کوئی مزاحم نہیں ہو سکتا۔ جس قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا نے یہ زمین و آسمان بنائے ہیں وہ نئے زمین و آسمان بنانے پر بھی قادر ہے۔ نئی زمین اور نیا آسمان اب بن کر رہے گا۔ وہ نئی زمین سچی تہذیب کا گہوارہ ہوگی۔ اور وہ نیا آسمان حقیقی روحانیت کے آفتابِ عالمتاب سے مزین ہوگا۔ ایسا ہو گا اور ہو کر رہے گا اس لئے کہ ذَالِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

کلامِ حق

کُھلے تجھ پر نہ معنے زندگی کے
کبھی دیکھا نہ تُو نے نامۂ یار
تجھے تعلیمِ مغرب سے ملا کیا
پریشاں فلسفہ بے ربط افکار

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

خلافت کی برکات کا ایک نمایاں ثبوت پانچ اہم مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ کا قیام

دو صد (۲۰۰) سے زائد افراد کا قبول حق

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مشنری انچارج نائیجیریا)

گذشتہ ایک سال نائیجیریا کی تاریخ احمدیت میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے ماہ شہادت ۱۳۴۹ ہش (اپریل ۱۹۷۰ء) وہ مبارک مہینہ ہے جس میں ہمارے موجودہ زمانہ کے تیسرے خلیفہ حضرت ناصر دین سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود نے اپنے تاریخی سفر کے سلسلہ میں مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا کی سرزمین میں قدم رکھا۔ اس وقت سے لیکر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے آثار نظر آ رہے ہیں جن سے خلافت کی برکات کا ایک نمایاں ثبوت ملتا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ نصرت جہاں سکیم جس کے ماتحت مغربی افریقہ میں تعلیمی اور طبی میدان میں جماعت احمدیہ کو انسانیت کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے کی داغ بیل نائیجیریا کی سرزمین میں ہی پڑی یہاں چند روز کے مشاہدے سے حضور کی دوربین آنکھ نے فرزندان نائیجیریا بلکہ سارے ہی مغربی افریقہ کی اس اہم ضرورت کو محسوس کر لیا جس کی وہ ایک لمبے عرصہ سے تشنگی محسوس کر رہے تھے چنانچہ حضور نے نائیجیریا کے سرکردہ ممبران جماعت سے ملنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ اس اہم تاریخی ملاقات جو فیڈرل پیلیس ہوٹل Federal Palace Hotel میں منعقد ہوئی۔ حضور نے نائیجیریا میں ۱۶ ثانوی اور ۱۰ طبی مراکز کھولنے کا اعلان فرمایا یہ اعلان مقدمہ تھا اس عظیم الشان باب کا جو مغربی افریقہ میں ایک نئے دور کا آغاز کرنے والا تھا اس اعلان سے جو خود آپ ہی ریڈیو پریس اور ٹیلی ویژن کی مدد سے ملک بھر میں نشر ہو گیا۔ جہاں عوام الناس میں دلچسپی اور استعجاب کے آثار پیدا ہوئے وہاں بالخصوص مسلمان طبقہ کے اندر امید اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ جس کا اظہار مسلسل ان واقعات سے ہوتا ہے جو اس وقت سے لیکر اب تک رونما ہو رہے ہیں۔

الاباٹا میں جماعت کا قیام

سب سے پہلے اباداں Ibadan کے نواحی علاقہ میں ایک مقام الاباٹا Ilabata کے رؤساء کی طرف سے ایک وفد اباداں کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ کے پاس آیا اور یہ پیغام لایا کہ انہیں بتایا جائے کہ احمدیت کیا چیز ہے اباداں وہ شہر ہے جہاں ایک بہت بڑے ہال میں اپنا وہ تاریخی خطاب پڑھا جو A Message of Hope (پیغام امید) کے نام سے چھپ چکا ہے۔ چنانچہ جماعت کے دوستوں نے ایک دن مقرر کر کے ان کے ہاں آنے کا وعدہ کیا۔ جب جماعت کا وفد مقررہ دن وہاں پہنچا تو ان کے استقبال کے لئے علاقہ کے چالیس پچاس معززین موجود تھے کئی گھنٹوں کی بحث اور سوال و جواب کے بعد ۲۰ کے قریب افراد جماعت میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ پہلا شیریں پھل تھا جو ایک بڑی جماعت کی صورت میں نصرت جہاں سکیم کے شجرہ طیبہ کو لگا

امو سان میں ۱۲۰ ایکڑ زمین کا عطیہ اور جماعت احمدیہ کا قیام

ابھی اس جماعت کو قائم ہوئے چند ہفتے ہی گذرے تھے کہ اجیبواوڈے Ijebu-Ode جہاں ایک بہت بڑی جماعت ہے اور جہاں ایک احمدی خاتون الحاجیہ فاطمہ کی اپنے سرمایہ سے تعمیر کی ہوئی عالیشان مسجد کا حضور نے اپنے دورہ کے دوران افتتاح فرمایا تھا کے ایک ذیلی گاؤں موضع امو سان Imosan کی ترقیاتی کونسل کی طرف سے ایک پیغام پہنچا کہ وہ ایک بہت بڑا قطعہ اراضی دینے کو تیار ہیں بشرطیکہ وہاں جماعت ایک تعلیمی درسگاہ قائم کرے۔ خاکسار نے یہ پیغام سنتے ہی لیگوس سے دو افراد پر مشتمل ایک وفد بھجوایا کہ اس سلسلے میں وہاں کی کونسل کے ممبران سے مل کر مزید تفصیلات طے کی جائیں جنکی رپورٹ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوش کن تھی امو سان کے رؤساء ۱۲۰ ایکڑ زمین دینے پر رضامند ہو گئے۔ جہاں کہ تعلیمی درسگاہ کے علاوہ ایک ہسپتال اور ایک دینی مدرسہ بھی قائم کیا جائے گا۔ یہ بھی طے پایا کہ مجوزہ قطعہ اراضی ایک بہت بڑی تقریب منعقد کر کے باقاعدہ طور پر جماعت کے سپرد کیا جائے۔

یہ تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲ اپریل سنہ ۱۳۵۰ ہجری شمسی کو بڑی دھوم دھام سے عمل میں آئی جس میں امو سان قصبہ کا ہر بوڑھا اور بچہ اپنے روایتی جبوں میں ملبوس شامل ہوا۔ جماعت کے افراد بھی بڑی کثرت سے شامل ہوئے۔ اس تقریب میں کونسل کے جنرل سیکرٹری نے کونسل کی طرف سے ۱۲۰ ایکڑ زمین احمدیہ مشن کو پیش کرنے کا اعلان کیا جسے خاکسار نے جماعت کی طرف سے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ مقامی اخبارات میں اس تقریب کا اچھا خاصا چرچا ہوا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسی دوران امو سان قصبہ کے مسلمان طبقہ میں احمدیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہوئی سب سے پہلے ایک شخص حسن نامی اور اس کے گھر کے سارے افراد تھوڑی سی تحقیق کے بعد جماعت میں شامل ہو گئے پھر اس کی تبلیغ سے جلد ہی شہر کے ایک معزز شخص مسٹر خلیل ادریس اور اس کے اہل و عیال نے احمدیت قبول کر لی جب مذکورہ بالا تقریب منعقد ہوئی تھی تو امو سان کی جماعت ابھی دو ہی گھرانوں سے عبارت تھی مگر رفتہ رفتہ قصبہ میں احمدیت کے متعلق جستجو بڑھتی گئی اور کئی ایک اور افراد بھی جماعت میں دلچسپی لینے لگے ادھر ایک تقریب یہ پیدا ہوئی کہ اجیبواوڈے حلقہ کا سہ ماہی اجلاس امو سان قصبہ میں ہی قرار پایا۔ اس اجلاس کے آخر پر خاکسار نے امو سان میں مسجد تعمیر کرنے کی ضرورت اور اس کے لئے چندہ کی تحریک کی جس کے نتیجہ میں ۳۰ پونڈ کی رقم عین موقع پر اکٹھی ہو گئی اس رقم سے مسجد کے لئے زمین خرید لی گئی۔ دوسری طرف اس مختصر سی جماعت نے مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد کر کے تبلیغ کا ایک سنہری موقع پیدا کر دیا۔ اس سے قبل وہاں اس رنگ میں تبلیغ کرنے کا موقع ابھی تک نہیں ملا تھا چنانچہ جلد ہی ۱۵ کے قریب مزید افراد حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ۳۰، ۴۰ افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہے

قصبہ اکیرون میں جماعت کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورے کے نتیجے میں جس آسمانی بارش کا نزول ہوا اس کے چھینٹے ملک کے گوشہ ہائے دور دراز میں بھی پڑے چنانچہ بعض ایسے مقامات پر بڑی بڑی جماعتیں قائم ہو گئیں جہاں پہلے ایک یا دو افراد موجود تھے اس کی مثال اوشون ڈویژن Oshun Division کے ایک قصبہ اکیرون Ikirun میں ملتی ہے۔ یہاں کچھ عرصہ سے اباداں جماعت کا تربیت یافتہ ایک نوجوان مسٹر داؤد ابوری شادے Daud Abori Shade ملازمت کے سلسلے میں تبدیل ہو کر آیا ہوا تھا۔ جب حضور کے دورہ کا چرچا اخبارات ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ ملک بھر میں ہونے لگا تو لوگ احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اس نوجوان کے پاس پہنچے جب لوگوں کی دلچسپی بڑھتی تو اس نے اباداں کی جماعت کو لکھا کہ آپ یہاں تبلیغی کانفرنس کا انعقاد کریں۔ اباداں کی بیدار مغز جماعت نے فوراً ہی اسے تائید غیبی سمجھتے ہوئے ایک تبلیغی پارٹی تیار کی ساتھ ہی خاکسار کو بھی اس پروگرام سے مطلع کر دیا۔ چنانچہ ۲۰ افراد کا ایک قافلہ پریذیڈنٹ جماعت اباداں مسٹر بساری Mr. Busari کی سرکردگی میں تبلیغی کیل کانٹے سے لیس ہو کر اکیرون پہنچا۔ شہر میں داخل ہوتے ہی موٹر میں دو طرف نصب کئے ہوئے لاؤڈ سپیکر صل علی نبینا صل علی محمد کے الفاظ عربی لہجہ میں بلند کرنے لگے غالباً یہ پہلی بار تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اس قسم کے عربی الفاظ اہل شہر کے کانوں میں پڑے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک بہت بڑا مجمع موٹر کے دونو طرف ہو لیا۔ موٹر آہستہ آہستہ چل رہی تھی اور یہ جم غفیر صل علی … کی مسحور کن آواز کے ساتھ خود بھی شامل ہو گیا یہ دلربا کیفیت اس وقت تک جاری رہی جب تک کہ قافلہ پہلے سے تیار شدہ پنڈال میں نہ پہنچ گیا۔ آن کی آن میں سارا پنڈال کھچا کھچ بھر گیا شہر کے رؤساء بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ جب تقریریں شروع ہوئیں تو حاضرین کی تعداد ۴۰۰ سے کسی طرح کم نہ تھی۔ کل تین تقریریں ہوئیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو نہایت وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا۔ ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کا موقف اچھی طرح واضح کیا گیا۔ حاضرین نے جس توجہ اور دلچسپی سے تقریریں سنیں اس کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ تقریروں کے خاتمے پر کثرت سے سوالات ہوئے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ سوالات زیادہ تر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ نبوت سے متعلق تھے۔ چونکہ خاکسار کی تقریر کا موضوع بھی مسئلہ ختم نبوت ہی تھا اس لئے مزید سوالات کے ذریعے وضاحت ہوئی یہ جلسہ شام ۶ بجے سے شروع ہو کر رات ۱۱ بجے تک جاری رہا۔

اوشوگبو میں جماعت کا قیام اور کالج کیلئے زمین کا عطیہ

دوسرے دن علی الصبح یہ تبلیغی قافلہ اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہوا جو ایک بہت بڑا قصبہ اوشوگبو OSHOGBO کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں کسی وقت ایک احمدی نے مسجد کے لئے زمین لینے کی کوشش کی تھی اور یہ کوشش ایک حد تک کامیاب بھی ہوگئی اور اس کے نتیجے میں ایک مسجد بھی بن گئی مگر چونکہ اس وقت وہاں کوئی جماعت نہ تھی اس لئے اس میں زیادہ تر نماز پڑھنے والے لوگ غیر از جماعت ہی تھے اس لئے ان لوگوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور وہ اب تک انہیں کے قبضہ میں ہے۔ اس کے بعد ایک اور احمدی دوست مسٹر محمد معیبی Mohammad [illegible] نامی نے گھانا سے آئے ہوئے ایک اور احمدی دوست مسٹر عبد العزیز کے ساتھ مل کر ایک مکان میں نمازیں پڑھنی شروع کر دیں۔ تھوڑے عرصے کے بعد ایک اور دوست مسٹر بنکولے Mr. A. Bankole بھی ان میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ جس وقت ہمارا تبلیغی قافلہ اوشوگبو پہنچا تو جماعت انہی دو تین اشخاص پر مشتمل تھی۔ مسٹر معیبی جن کو ہم نے اپنے پہنچنے کی اطلاع پہلے سے دے رکھی تھی ہماری انتظار میں برلب سڑک موجود تھے۔ اسی طرح لیگوس کے ایک اور احمدی دوست مسٹر حسن سٹموند جو وہ جڑواں احمدی بھائیوں میں سے ایک ہیں اور اصل اوشوگبو کے رہنے والے ہیں وہ بھی اوشوگبو پہنچے ہوئے تھے۔ (ان کا ذکر بعد میں آئے گا) مسٹر معیبی نے ہمیں وہ مکان دکھایا جسے انہوں نے مسجد احمدیہ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر رکھا تھا اور وہاں جلد تر مشن قائم کرنے کی درخواست کی۔ خاکسار نے ایک مبلغ بھیجنے کا وعدہ کیا۔

اوشوگبو سے روانہ ہونے سے قبل مسٹر حسن جن کا ذکر اوپر آچکا ہے، ہمیں اپنے چچا جو وہاں کا ایک رئیس ہیں کے پاس لے گئے ان کے ساتھ مل کر ہم شہر کے چیف امام کے پاس گئے جنہوں نے دیگر مسلمان رؤساء کے مشورے سے ہمیں وہاں ایک سیکنڈری سکول قائم کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے ہمیں وہ زمین بھی دکھائی جو وہ اس غرض کے لئے بلا معاوضہ دینے پر تیار تھے۔ مسلمان معززین نے جو اس وقت شہر کے تمام مسلمانوں کی نمائندگی کر رہے تھے۔ اس بات کا کھلے بندوں اعتراف کیا کہ ان کی نگاہیں اس وقت جماعت احمدیہ کی طرف لگی ہوئی ہیں اور یہ کہ وہاں مسلمانوں کی ۸۰ فیصد آبادی ہونے کے باوجود مسلمانوں کا ایک بھی سکول نہیں اور وہ سکول کے قیام کے سلسلے میں ہر قسم کی مالی امداد بہم پہنچانے کے لئے تیار ہیں۔ مسٹر حسن نے بعد میں ہمیں بتایا کہ گزشتہ ایک جمعہ میں اوشوگبو کی مرکزی مسجد میں اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کو وہاں سکول بنانے کی دعوت دی جائے۔ خاکسار نے ان کی درخواست حضرت اقدس تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔ (مجوزہ قطعہ زمین جو بیس ایکڑ کے قریب ہے اب باقاعدہ رجسٹرڈ ہو کر مشن کے نام منتقل کر دیئے جانے کی کوشش ہو رہی ہے)

ایجگبو میں جماعت کا قیام

اوشوگبو سے روانہ ہو کر ہم ایک مقام Ede میں اپنی جماعت کے دوستوں اور شہر کے چیف Timi of Ede سے ملتے ہوئے ایک اور قصبہ ایجگبو Ejigbo میں پہنچے یہاں گھانا سے آئے ہوئے ایک احمدی دوست مسٹر Adewale O ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اس دور افتادہ قصبہ میں بھی ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ اس نو احمدی جماعت سے جو بیس کے قریب مردوں اور عورتوں پر مشتمل تھی تعارف حاصل ہوا۔ انہوں نے بھی خواہش ظاہر کی کہ یہاں مشن قائم کیا جائے کیونکہ کئی لوگ احمدیت میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ خاکسار نے وہاں حاضر افراد کے سامنے احمدیت کی نمایاں خصوصیات پر ایک تقریر کی اور ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اس علاقہ میں جلد ہی ایک مبلغ بھجوانے کا وعدہ کیا۔ بعد میں شہر کے اوبا (چیف) سے مل کر اپنا تعارف کراتے ہوئے ہم واپس ابادان روانہ ہو گئے۔

لیگوس پہنچنے کے معاً بعد خاکسار نے پہلا کام یہ کیا کہ مقامی مبلغین میں سے سب سے تجربہ کار مبلغ معلم جمال الدین بادا کو اپنے علاقہ سے بلا کر ایک ماہ کے لئے Ejigbo بھجوایا اور ایکیرون شہر کو ہیڈ کوارٹر بنا کر انہیں اوشوگبو ایجگبو اور دیگر نواحی علاقوں میں تبلیغ کرنے اور جماعتیں قائم کرنے کی ہدایت دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کوششوں میں برکت ڈالی اور تھوڑے عرصے میں ہی ان تینوں مذکورہ بالا مقامات پر اچھی خاصی جماعتیں بن گئیں۔ جس کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ ایکیروں میں گزشتہ عید الفطر کے موقع پر جماعت کی پہلی نماز عید پڑھی گئی جس میں مردوں عورتوں اور بچوں کو ملا کر ۲۲۳ افراد شامل ہوئے اس کے بعد سے جماعت وہاں مسلسل ترقی کر رہی ہے، اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ۶۰ سے اوپر تعداد ہو چکی ہے۔ جماعت نے وہاں ایک پلاٹ مسجد کے لئے اور ایک اور پلاٹ مشن ہاؤس کے لئے خرید لیا ہے۔

اسی طرح اوشوگبو میں بھی گزشتہ عید الاضحیٰ کے موقع پر ۵۰ کے قریب احمدی دوست موجود تھے اور اس قدر جوش اور اخلاص رکھنے والے ہیں کہ گذشتہ فروری کے مہینہ میں یہ اطلاع ملنے پر کہ خاکسار اور مکرم مولوی روشن دین صاحب کانو جارہے ہیں وہ ریلوے سٹیشن پر ہمیں ملنے کے لئے پہنچے اور باوجود گاڑی کے لیٹ ہو جانے کے وہ دو بجے رات تک سٹیشن پر موجود رہے۔ یہ جماعت بھی بفضل خدا روز افزوں ترقی پر ہے۔

تیسرے مقام ایجگبو میں اس وقت تک ۱۰۰ کے لگ بھگ افراد جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ مسجد کے لئے ایک قطعہ زمین لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں اکثریت نوجوانوں کی ہے جو بڑے جوش کے ساتھ پیش پیش آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں میں سے ایک نوجوان مشنری ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے مشنری کلاس میں داخل ہوا ہے۔

ایک اور مقام اکوئی [illegible] میں ہمارے ابادان مشن کی کوششوں سے ایک اور جماعت قائم ہونے کی اطلاع آئی ہے۔ ۲۰ کے قریب آدمی جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔

دعائے مغفرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ مکرم محمد عبد الغفور خان صاحب ابن مکرم محمد عبد الغنی خان صاحب سنوری سابق تحصیلدار مہاراجہ پٹیالہ (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) مورخہ ۲۲ جون ۱۹۷۱ء کو بعارضہ قلب ۶۵ سال کی عمر میں بمقام کراچی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ مرحوم نے ہمیشہ سلسلہ کی ہر تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ موصی ہونے کی وجہ سے مرحوم کی نعش مورخہ ۲۳ جون بوقت ۸½ بجے صبح بذریعہ شاہین ایکسپریس کراچی سے لائلپور اور وہاں سے بذریعہ ایمبولینس ربوہ لے جائی گئی۔ نماز جنازہ کے بعد جو مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد دعا مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب سابق مبلغ گھانا نے کرائی۔ مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ احمدیہ ہال کراچی میں بروز جمعہ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے پڑھائی۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ، تین لڑکے اور گیارہ لڑکیاں چھوڑی ہیں آپ کے بڑے صاحبزادے مکرم نذیر احمدی صاحب حکومت سندھ میں اہم عہدہ پر فائز ہیں روزنامہ المصلح کراچی کے چیف ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ آپ کے دوسرے صاحبزادہ مکرم عبد الرب خان صاحب بی، اے دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیو میں ملازم ہیں۔ آپ کے تیسرے صاحبزادہ عبد المالک خان صاحب ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنا قرب اور اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عبد المنعم خان ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ کراچی

(۲)۔ میری خوشدامن صاحبہ مورخہ ۶/۲۳ بروز بدھ ایک عرصہ بیمار رہ کر بعمر ۶۰ سال اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات کوٹ عبد المالک لاہور ہوئی۔ وہاں چونکہ جماعت نہ تھی۔ اس لئے جنازہ بھی غیر از جماعت دوستوں نے پڑھا اور تجہیز و تکفین کی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اپنا قرب عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سردار احمد چک نمبر ۳۹ ڈی۔ بی۔ ضلع سرگودھا۔

گم شدہ گھڑی

مورخہ ۶/۲۳ کو جمعہ کی نماز کے لئے آتے ہوئے محلہ دار النصر غربی اور مسجد مبارک کے درمیان ایک عدد R.W. Rommar گھڑی تاریخ والی کہیں گر گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے براہ مہربانی خاکسار کو پہنچا کر مشکور فرمائیں۔

مرزا احمد پرویز کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ

اعلان ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۸ جولائی کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے نومولود مکرم مرزا عبد الغنی صاحب مرحوم آف میانوالی تانوالی ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک، صالح زندگی پانے والی اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مرزا عبد الباسط سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ پیران غائب ضلع ملتان۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم مرزا محمد اصغر صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم محمد علی صاحب دکاندار گولبازار ربوہ سے مورخہ ۸/۷/۷۱ بعد نماز عصر مسجد گولبازار ربوہ میں بعوض مبلغ اکتالیس صد روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین۔

حکیم مرزا محمد حیات ۔ شفاخانہ رفیق حیات ۔ رنگ بازار سیالکوٹ)

ضروری اعلان

جماعت سے تعلق رکھنے والے جو احباب اگر بنیان تیار کرنے کا کام کرتے ہوں وہ نظارت تجارت و صنعت کو اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔

(ناظر تجارت و صنعت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام بھرتی

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۴-۸-۷۱	بدھ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۷-۸-۷۱	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۱۰-۸-۷۱	منگل	ریسٹ ہاؤس مٹھہ ٹوانہ	سرگودھا
۱۳-۸-۷۱	جمعہ	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی
۱۸-۸-۷۱	بدھ	ریسٹ ہاؤس شورکوٹ روڈ	جھنگ
۲۱-۸-۷۱	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس سوڈھی جے والی	سرگودھا
۲۵-۸-۷۱	بدھ	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۲۸-۸-۷۱	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس کمر مشانی	میانوالی

نوٹ، بھرتی صبح ۸ بجے ہوگی

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ مع تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لائیں، امیدوار اپنے کان صاف کروا کر آئیں۔ کم از کم معیار بھرتی:-

قد = ۵ فٹ ۶ انچ ۔ وزن = ۱۱۳ پونڈ
چھاتی ۳۲-۳۰ انچ تعلیم = ۵ جماعت
عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک۔

ناظر امور عامہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی عبدالحمید صاحب ضیاء ابن خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈیرہ دون آٹھ ماہ سے ہائی بلڈ پریشر اور دل کی تکلیف سے صاحب فراش ہیں صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(امۃ الحفیظ ۔ پرانی انارکلی ۔ لاہور)

۲۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب صدر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ایک لمبے عرصے سے بیمار ہیں ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
(سید عجاز احمد شاہ ۔ انسپکٹر بیت المال)

۳۔ میری اہلیہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔
(عبدالغفور خادم ۔ ربوہ)

۴۔ میری بیٹی طیبہ شاہناز لندن میں بیمار ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے (محمد افضل دین اوورسیر لاہور)

۵۔ میرے اباجان کا مقدمہ زیر سماعت ہے ان کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے
(محی الدین شاہدرہ)

۶۔ خاکسار تحصیل علم کے لئے یورپ روانہ ہو رہا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم سفر و حضر میں میرا مددگار ہو اور کامیاب و کامران واپس لائے۔ آمین
(محمد زکریا ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ)

۷۔ خاکسار ان دنوں بعض پریشانیوں سے دوچار ہے احباب جماعت سے پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبارک احمد خالد
نائب معتمد ۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ

اشتہار ابتدائی تجویز ٹیکسیشن

میونسپلٹی چنیوٹ نے مندرجہ ذیل نئے ٹیکس لگانے اور موجودہ ٹیکسوں میں ایزادی یا کمی کی تجاویز منظور کی ہیں:-

۱۔ واٹر ریٹ

نمبر شمار	سائز کنکشن	شرح	متوقع آمدنی	جن اشخاص سے وصول کیا جائیگا	جس مقصد کے لئے خرچ کیا جائیگا
I	پائپ ۱" برائے گھریلو استعمال	۸/- روپیہ ماہوار	۱۰,۰۰۰ روپیہ	ہر اس شخص سے جو کنکشن حاصل کرے گا	عوام کی بہبود اور ترقیاتی منصوبہ جات
II	۳/۴" 〃	۶/- 〃			
III	۱/۲" 〃	۴/- 〃			
IV	۱" تجارتی مقاصد	۱۵/- 〃			
V	۳/۴" 〃	۱۲/- 〃			

۲۔ لائسنس فیس گوشت

نمبر شمار	قسم	موجودہ ریٹ	مجوزہ ریٹ	متوقع آمدنی	جن اشخاص سے وصول کیا جائیگا	جس مقصد کے لئے خرچ کیا جائیگا
I	بڑا گوشت		۲۵ روپیہ سالانہ یا ۲/۲۵ ماہوار	۲۰۰۰ روپیہ	ہر اس شخص سے جو لائسنس حاصل کرے گا	ایضاً
II	چھوٹا گوشت	۱/- روپیہ سالانہ	۱۰/- روپیہ سالانہ یا ایک روپیہ ماہوار			

۳۔ کمی ریٹ محصول بر نمک:

موجودہ ریٹ	مجوزہ ریٹ	کمی آمدنی	جن اشخاص سے	کیفیت
۲۵ پیسہ فی من	۱۰ پیسے فی من	۳۰۰۰/- روپیہ	نمک درآمد کنندگان	نیلام محصول کی وجہ سے آمدن میں تقریباً ۲ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے لہٰذا کمی اور ریٹ میں اضافہ تجویز نہ کیا جاتا ہے۔

لہٰذا حسب منشاء قاعدہ (۴) (۱) و (۲) ویسٹ پاکستان میونسپل کمیٹی ہائے (نفاذ ٹیکس ہائے) قواعد مجریہ سال ۱۹۶۰ء مندرجہ بالا تجاویز کی مشتہری کی جاتی ہے۔ اور اگر دریں بارہ کوئی عذر اعتراض یا ترمیم تجویز کرنی ہو تو تاریخ مقررہ تک تحریری طور پر زیر دستخطی کو ارسال کریں۔ زیر قاعدہ نمبر ۵ (۲) قواعد مذکورہ زیر دستخطی تمام عذرداری ہائے۔ اعتراضات و تجاویز کی چھان بین کر کے اپنی ضمنی رپورٹ تاریخ مقررہ تک کنٹرولنگ اتھارٹی کو ارسال کریں گے

ٹیکسیشن پروگرام کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

۱:- تاریخ وصولی اعتراضات ترامیم و تجاویز = ۲۱-۷-۷۱ تا ۳۰-۸-۷۱
۲:- تاریخ سماعت اعتراضات ترامیم و تجاویز = ۷-۹-۷۱
۳:- تاریخ برائے ترسیل ضمنی تجویز بخدمت کنٹرولنگ اتھارٹی: ۱۵-۹-۷۱

المشتہر

ضیاء الرحمٰن (انصاری) ایڈمنسٹریٹر چنیوٹ ۔ میونسپلٹی ضلع جھنگ)

IPL-172

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عباد الرحمٰن وہ ہوتے ہیں جو غلبہ اور اقتدار حاصل کرنیکے باوجود ہر وقت اس امر کو مدنظر رکھتے ہیں

کسی فرد یا قوم کو اُن کے ہاتھوں تکلیف نہ پہنچے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی تفسیر میں عباد الرحمٰن کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ عباد الرحمٰن کی علامات بیان کرتے ہوئے سب سے پہلی علامت یہ بیان فرماتا ہے یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا۔ وہ زمین پر بڑے سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں۔ اس کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ وہ اپنی دنیوی زندگی بڑے اعتدال کے ساتھ بسر کرتے ہیں۔ یعنی نہ تو بے جا غضب اور تیزی سے کام لے کر لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور نہ سستی اور جمود کا شکار ہو کر اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی سے غافل ہو جاتے ہیں بلکہ جس طرح آسمان کا وجود زمینی قوتوں کے نشوونما کے لئے ضروری ہوتا ہے اسی طرح اُن کا وجود لوگوں کی ترقی اور ان کی فلاح و بہبود کا موجب بنتا ہے ان کی تباہی اور بربادی کا موجب نہیں بنتا۔ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا اور جب جاہل لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں ایسی حرکات سے جوش دلائیں اور کوئی جھگڑا اور فساد کھڑا کریں تو وہ طیش میں آکر ناجائز اور اوچھے ہتھیاروں پر نہیں اُتر آتے بلکہ ایسی حالت میں بھی اُن کی سلامتی ہی چاہتے ہیں یعنی ایسے ذرائع استعمال میں لاتے ہیں جن سے ان کی اصلاح ہو جائے۔ اور دُنیا میں امن اور سلامتی کا دَور دورہ ہو۔

مگر ان معنوں کے علاوہ اس میں ایک اور مضمون بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس کی طرف عام طور پر بہت کم توجہ کی جاتی ہے اور وہ یہ کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جب غلبہ و اقتدار حاصل ہو گا تو اس وقت اُن میں کیا کیا صفات پائی جائیں گی۔ یہی حکمت ہے جس کی بناء پر خدا تعالیٰ نے اس جگہ یَمْشُوْنَ فِی الْاَرْضِ نہیں فرمایا بلکہ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ فرمایا ہے۔ اگر صرف چلنے کا ذکر ہوتا تو یَمْشُوْنَ فِی الْاَرْضِ کافی تھا مگر اس جگہ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ کہکر عَلٰی استعلاء کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ انہیں دُنیا پر غلبہ حاصل ہو گا اور وہ پورے اقتدار کے ساتھ ایک غالب اور فاتح قوم کے افراد کی طرح چلیں گے گویا اُن کا چلنا عام لوگوں کی طرح نہیں ہو گا بلکہ اقتدار اور غلبہ ان کے ساتھ ہو گا۔ اور وہ ایسے مقام پر کھڑے ہوں گے کہ لوگوں کو اپنی طاقت سے کچل سکیں۔ یہ ایسا ہی فقرہ ہے جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق ایک نملہ نے کہا کہ یٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (نمل ع) یعنی اے نملہ قوم سے تعلق رکھنے والو۔ اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کے طوفانی لشکر تمہارے حالات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے تمہیں پیروں کے نیچے مسل دیں۔ اگر خالی چلنے کا یہاں ذکر ہوتا تو یَمْشُوْنَ فِی الْاَرْضِ کہنا کافی تھا۔ لیکن عَلٰی کا صلہ لا کر ایک دوسرا مفہوم پیدا کر دیا گیا ہے کہ وہ ایسی طاقت رکھیں گے کہ دُنیا کو اپنے پاؤں کے نیچے روند سکیں۔ مگر جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق ذکر آتا ہے کہ وہ نہایت احتیاط کے ساتھ چلتے تھے تا ایسا نہ ہو کہ کوئی قوم ان کے ذریعہ کچلی جائے اسی طرح اللہ تعالیٰ ان آیات میں مسلمانوں کے متعلق بیان فرماتا ہے کہ جب وہ دُنیا پر غالب آئیں گے تو اس امر کی خاص احتیاط رکھیں گے کہ کوئی قوم اُن کے پاؤں کے نیچے روندی نہ جائے۔ گویا اُن کے اندر یہ طاقت تو ہو گی کہ وہ دُنیا کو روند ڈالیں مگر چونکہ وہ نیک اور پارسا ہوں گے اس لئے یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا کا مصداق ہوں گے۔ یعنی وہ اس طرز پر چلیں گے کہ ہر وقت یہ امر اُن کے مدنظر رہے گا کہ کسی فرد یا قوم کو اُن کے ہاتھوں کوئی ناجائز تکلیف نہ پہنچے۔

اس کے بعد وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ حاکم انسان دوسرے کو دُکھ دے سکتا ہے اور بالعموم حکام کی عادت میں یہ بات داخل ہوتی ہے کہ جب اُن کے سامنے کوئی گستاخانہ کلام کرے تو وہ کہتے ہیں ہم تمہاری اچھی طرح خبر لیں گے اور تمہیں بتائیں گے۔ کہ تمہاری اس گستاخی کی کیا سزا ہے۔ مگر مسلمانوں کی یہ حالت ہو گی کہ حکومت اور طاقت اور غلبہ اور رُعب کے باوجود جب اُن سے کوئی خطاب جہالت کرے گا تو وہ مسکراتے ہوئے کہہ دیں گے کہ ہم کچھ بُرا نہیں مناتے"۔

(تفسیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۴۹۹-۱۵۰۰)

اعلان برائے تاریخ لجنہ اماء اللہ حصہ دوم

خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ جلسہ سالانہ پر تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم شائع ہو رہی ہے۔ جو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء تک کے حالات پر مشتمل ہو گی۔ بہت سی لجنات نے اس عرصہ کی مختصر رپورٹیں بھجوا دی ہیں۔ جو شامل اشاعت کی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ باقی لجنات بھی اگر ہفتہ عشرہ میں بھجوا دیں۔ تو شامل ہو سکیں گی۔ اس کے بعد مشکل ہے۔ رپورٹ میں کام کرنے والی بہنوں کے مکمل ناموں کے علاوہ یہ بھی اطلاع دیں کہ ہجرت سے قبل کہاں کہاں کام کرتی تھیں۔ اس دوران خاص تحریکات میں کیا حصہ لیا۔ اور ہجرت کے وقت کس کس طرح مہاجرین کی امداد کی۔

(امۃ اللطیف سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خریداران الفضل کے لئے ضروری اطلاع

مورخہ ۲۸ کے بعد اگر کسی خریدار کو بذریعہ ایجنٹ الفضل کا پرچہ نہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ کے ایجنٹ صاحب نے الفضل کا بل ادا نہیں کیا نہ بقایا رقم ادا کی ہے اور نہ ادائیگی سے متعلق کوئی تسلی بخش جواب ہی دیا ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

احباب محتاط رہیں

راولپنڈی سے اطلاع آئی ہے کہ ایک نوجوان جو اپنا نام بشیر احمد اور اپنے والد کا نام ناصر احمد بتاتا ہے۔ جعلی چٹھیاں بنا کر اور دوسرے مختلف بہانوں سے احباب جماعت سے روپیہ بٹورتا پھرتا ہے۔ نوجوان مذکور کا حلیہ یہ ہے۔ رنگ گندمی۔ قد درمیانہ۔ آنکھیں ذرا اوپر کو جس طرح آؤٹ آف فوکس ہوتی ہیں۔ (ناظر امور عامہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کا ذریعہ

نیکیوں کے حصول اور قرب الٰہی کو پانے کے لئے مالی قربانیاں بھی بہت ضروری ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ اس کے مواقع [illegible] بھی آپ کو آپ کے پیارے امام نے مالی جہاد میں حصہ لینے کے لئے پکارا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے ان گرے پڑے انسانوں کے دلوں میں جو اس وقت تک اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت راسخ کر دی جائے۔ آپ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک میں فراخدلی سے حصہ لیجئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
A/185 دہاٹنٹ ہاؤس مظفر گڑھ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴